رثاء زعیم ثورة العرب والاسلام ثورة التحریر

جمال عبد الناصر

رئیس جمهوریة العرب المتحدة المتوفی لیلة المعراج ۲۷ رجب ۱۳۹۰ھ

مولانا محمد موسیٰ الروحانی البازی استاذ الحدیث والفنون بقاسم العلوم ملتان
پاکستان

أسعدى تعالى ما لبينك آخر ؟ — ورفقاً بعانٍ هل خيالك زائر ؟

اے حبیب آیئے۔ کیا تیرے فراق کی انتہا بھی ہے۔؟ گرفتار محبت سے نرمی کر۔ کبھی آپ کی خیالی صورت کی زیارت ہو سکے گی۔؟

ومهلاً فقد استعذبت تعذيب قلبه — أما لك في شرع المودة زاجر ؟

بس کر تکلیف دینے میں تجھے مزا آتا ہے۔ کیا محبت کے دین میں تیرا کوئی روکنے والا نہیں۔؟

ليهنك سمع غير مصغ لعاذل — وقلب جريح لا يملّ محاذر

مبارک ہو تجھے دوستوں کے وہ کان جو ملامت نہ سنے، اور زخمی محتاط دل جو محبت سے تنگ نہیں ہوتا۔

وصبّ يعدّ العشق مثل فريضة — فليس له غير الصبابة سامر

اور وہ دوست جو آپکی دوستی کو فرض سمجھتا ہے۔ پس تیری محبت کے سوا اسے اور کوئی فکر نہیں۔

بكى ذو الهوى العذريّ بيناً وربّما — يعاودنا وصلاً حبيبٌ مهاجر

تو ہی محبت والا فراق سے روتا ہے۔ حالانکہ گاہے گاہے بچھڑا ہوا حبیب واپس آجاتا ہے۔

ألا يا حمام الأيك نوحي لبين من — فقدنا ولا نلقاه ما ذرّ زاهر

لیکن اے باغ کی کبوتری تو نوحہ کر اس شخص کے فراق میں جسے ہم نے کھو دیا۔ اور جبتک آسمان پر ستارے چمکتے ہوں گے اس سے ملاقات ناممکن ہے۔

نعیٰ لِلبرایا رَادِیُوٌ عَبْدَ ناصرٍ   رئیسٌ لجمهوریّة العُرْبِ ظافرٌ

ریڈیو نے دنیا کو جمال عبدالناصر کی موت کی اطلاع دی، آپؒ جمہوریہ متحدہ عرب کے کامیاب صدر تھے۔

فدمعُ المعالی والمعارفِ مُذرِفٌ   وربعُ العُلیٰ قاعٌ ومافیه صافرٌ

بلندیوں و معارف کے آنسو رواں ہیں۔ ترقی وعظمت کی منزل خالی ہے۔ اس میں کوئی موجود نہیں۔

فواحسرتا لو تنفع القلبَ حسرتی   وَوالَهفنا یالیتَ لهفی لجابرٌ

وائے حسرت، کاش حسرت دل کو نفع دے سکتی۔ اے افسوس، مگر افسوس فائدہ نہیں دیتا۔

أَمِصرُ فَقدتِ الزَّینَ والنّورَ والذی   لِنورِکِ نورٌ بل لِروضِکِ ناظرٌ

اے مصر! آپ کھو گئے اپنی رونق اور غنچہ اور وہ جو آپکی کلیوں کا نور تھا بلکہ تیری ترقیوں کے گلشن کا باغبان تھا۔

ونجمُ السّما بل بدرُ هالةِ ذکائِها   وغیثُ العُلیٰ بل مُزنُه وهو ماطرٌ

اور وہ جو آسمان کا ستارہ بلکہ بدر بلکہ آفتاب عالمتاب تھا۔ اور وہ جو عظمت کی بارش بلکہ برستا ہوا بادل تھا۔

ومَن ذا الذی لم یستفِدْ مِن ضیائِه   ولکنْ قلیلٌ فی الاناسِ شاکرٌ

کون ہے جو اس کی انقلابی روشنی سے مستفید نہ ہوا۔ لیکن انسانوں میں شکر گذار کم ہیں۔

وَمَن ذا الذی لم یبکِ غیرَ امیرِکا   وغیرَ یهودیٍّ ومَن هو کافرٌ

آج کون ہے جو اس کی موت سے نہ رو رہا ہو۔ سوائے باشندگان امریکہ اور اسرائیل کے اور سوائے ان کے جو کافر ہیں۔

وما کان قیسٌ هُلکُه هُلکَ واحدٍ   ولکن علی الاقوامِ دارتْ دوائرُ

آپ کی موت ایک شخص کی موت نہیں ہے، بلکہ بہت سی قوموں پر آفات کی چکی گھومنے لگی ہے۔

فطارتْ عقولٌ والقلوبُ تصدّعتْ   وزُلزِلتِ الغبراءُ إذ ماتَ ناصرٌ

پس عقلیں اڑیں، دل پارہ پارہ ہوئے، صدر جمال عبدالناصر کی وفات سے

ساری زمین میں زلزلہ برپا ہو گیا ہے۔

وليبكي الارض والسموات والورى وميدان غزو والعلى والبواتر

آج غمگین ہیں، زمین، آسمان، انسان، میدانِ غزا۔ بلندی اور نمازیوں کی تلواریں۔

جنيت، اعزرائيل، زهرًا مفاجئًا به ازدانت الأفاق نجد وغائر

اے عزرائیل تو نے اچانک وہ پھول توڑا، جس سے زمین کے اطراف (بلندی و پستی) آراستہ تھے۔

رياض المعالي بعد ريّ تصوّحت وقد ظلمت تلك النجوم الزواهر

ترقیوں کے باغیچے اور پودے شاداب ہو جانے کے بعد برباد ہو کر مرجھا گئے ہیں۔ اور چمکدار و روشن تارے تاریک ہو گئے۔

هو الغمّا تبقي ولم يبق ناظر وقصر السنا باقٍ ولم يبق عامر

باغ باقی ہے باغبان نہ رہا، بلندی کا محل باقی ہے معمار نہ رہا۔

وتمضي لتسري عير ثورة ناصر ولم يبق من للعير منوء وآمر

ناصر مرحوم کا انقلابی کارواں تو ہمیشہ رواں رہے گا، مگر ہائے کارواں کا امیر اور روشنی کا مینار باقی نہ رہا۔

الا انّما الابدان للموت أنشئت وكلّ نعيم لامحالة جائز

خبردار ہمارے بدن موت کے لئے پیدا ہوئے ہیں، اور ہر نعمت کم ہو کر ایک روز چھن جائے گی۔

حياة الورى نهج الى الموت بيّن وهم فيه مقهورون والله قاهر

انسان کی زندگی موت کی طرف جانے والا ایک واضح راستہ ہے۔ انسان اس میں مجبور و مغلوب ہے اور اللہ غالب۔

الا انّما الدنيا متاع يغرّنا وساكنها لاريب فيها مسافر

یاد رکھو دنیا فریب دہندہ متاع ہے اور اس کے باشندے بلا ریب مسافر ہیں۔

وَفتنٌ صافحتْ شتّی القلوبِ وعانقتْ　　بِثَورتِكَ الكبریٰ كانّكَ ساحِرُ

آپ کے عظیم انقلاب کے طفیل مخالف دل آپس میں ایک دوسرے سے مصافحہ کر کے بغلگیر ہوئے۔ گویا آپ نے اُن پر جادو کیا۔

وزاد جمالَ النّاسِ منكَ مُجمّلٌ　　وعزّزَ دینَ المصطفیٰ منكَ ناصِرُ

آپ سے نکلے ہوئے ایک آرائش کرنے والے نے عرب کی زینت بڑھا دی۔ اور آپکی ذات سے پیدا ہو کر ایک مددگار نے دین کو عزّت و قوت بخشی

وابّرتَ اذهاناً لِتُوتِيَ ثمارَها　　ولمّا دنیٰ اَنْ تجتنیٰ فاظ اٰبِرُ

آپ نے ذہنوں کی اصلاح کی تاکہ وہ بار آور ہوں، مگر افسوس جب پک کر پھل چننے کا وقت آیا تو وہ مصلح دنیا سے رخصت ہُوا۔

رعیّتهُ فوقَ المجرّةِ خیّموا　　سرادقهم مِن دونه النجمُ سائرُ

آپ کے طفیل رعایا کہکشاں سے بالا خیمہ زن ہوئے۔ ستارے ان کے نیچے رواں ہیں۔

وكنتَ لاهلِ الضادِ قلباً واَيدِياً　　وعقلاً و رُوحاً للرمائمِ ناشرُ

عرب کے لیئے آپ دل، ہاتھ، عقل اور روح تھے، جس سے مردہ ہڈیوں میں جان آتی تھی۔

وغِبْتَ فغابَ القلبُ والسمعُ والحِجیٰ　　كانّكَ للاسماعِ والقلبِ اٰسِرُ

آپ کے غائب ہونے سے دل، کان اور عقل وغیرہ غائب ہوئے۔ گویا آپ کان اور دل وغیرہ کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔

لكَ المِنّةُ العظمیٰ علی الدِّینِ والوریٰ　　حبیبَ الوریٰ. منها ضریحُكَ عاطِرُ

دین اور مخلوق پر آپ کے بڑے احسانات ہیں۔ اے حبیب ان نیکیوں کی برکت سے تو آج آپ کی قبر معطّر ہے۔

حذاركمُ اَن يُعقِبَ الرُزءُ فتنةً　　ایا زعماءَ المصرِ. قوا اَن تُساوِرُوا

خیال کرو کہیں یہ حادثہ فتنے کا باعث نہ ہو جائے۔ اے رہنمایانِ مصر بچو آپس کے اختلاف سے۔

وقد ودّك الرحمٰن اِذ ودّك الورٰى وسيّدهم قد دلّ انّك طاهر
(بقانونِ الٰہی) معلوم ہوا کہ خدا کی آپ سے محبت ہے، کیونکہ انسان آپ سے محبت کرتے ہیں، انسانوں کا سیلِ رواں (بوقت تدفین) آپ کی بے داغ قیادت کی دلیل ہے۔

کانّ رجالَ النیلِ اذ متَّ انجمٌ تحیّرن ممّا خرّ بدرٌ مجاور
گویا دریائے نیل کے لوگ آپ کی وفات کی وجہ سے حیران و پریشان تارے ہیں۔ اس واسطے کہ ان کا رفیق مہتاب زمین میں ڈوب گیا۔

ومنا قوا لهذا الموت ذرعا دانهم سکارٰی کما فی الحشر والعقل طائر
وہ اس موت کی وجہ سے بے بس ہیں۔ مدہوش ہیں جیسا کہ میدانِ حشر میں۔ اور عقل مفقود ہے۔

فصاحوا اخوارَ النّوقِ ، ناصرٌ ، ناصرٌ ومناحوا بکا الثکلان ناصرُ ناصرُ
پس وہ غمزدہ اونٹنیوں کی طرح دھاڑیں مار کر چیختے ہوئے ناصر ناصر پکارنے لگے۔ اور اُس شخص کی طرح جس کا بیٹا مرگیا ہو رو رو کر ناصر ناصر کہنے لگے۔

وضاقت علیهم ارضهم و دیارهم بما رحبت اذ فاجأتهم دیاجر
ان پر زمین باوجود وسعت کے تنگ ہوگئی۔ جبکہ تاریکیوں نے اچانک ان کو آگھیرا۔

کانّهم اعجازُ نخلٍ تقعّرت علی رُکبهم جاثون والحینُ دائر
وہ ایسے پڑے ہوتے ہیں جسطرح کھجور کے اکھڑے ہوئے تنے گھٹنوں کے بل گرے پڑے ہیں۔ اور موت ان پر منڈلا رہی ہے۔

فان متَّ فاذهب والسلام علیکمُ یُعاوِدکمُ ما کبّر اللّٰہ ذاکرُ
جب آپ مرگئے تو جائیے۔ ہماری طرف سے بار بار سلام پہنچتا رہے گا، جب تک ذکر کرنے والا ذکر کرے۔

علیکَ من اللّٰہ السّلامُ و رحمۃٌ وروحٌ وریحانٌ ووجهکَ ناضرٌ
آپ پر اللہ کیطرف سے سلام ہو۔ نیز رحمت و روح و ریحان بھی اور آپ کا چہرہ خوشی سے روشن ہو۔

■■